7638- سود پر استعمال شدہ گاڑیوں کی خریداری میں معاونت کرنا

سوال

میں مسلمان شخص ہوں اورامریکہ میں استعمال شدہ گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہوں، میری گزارش ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ میرا کام حلال ہے یا حرام؟

میں ان اشخاص کو گاڑیاں فروخت کرتا ہوں جو نقد پوری قیمت ادا نہیں کرسکتے، اس لیے میں کم قیمت پر اور ہفتہ وار قسط اور بغیر کسی فائدہ کے انہیں گاڑیاں فروخت کرتا ہوں، لیکن اس میں عیب یہ ہے کہ بعض لوگ کچھ قسطیں ادا کرتے ہیں اور پھر ادائیگی منقطع کر دیتے ہیں، یا پھر گاڑی حادثہ کا شکار ہوجاتی ہے تو ادائیگی رک جاتی ہے، اور ایک دوسرا عیب یہ ہے کہ میں اپنے حقوق کے حصول کے لیے ایک لمبی مدت تک انتظار کرتا ہوں، یہاں امریکہ میں اکثر لوگ مالی کمپنیوں کے ساتھ لین دین کرتے ہیں تا کہ وہ انہیں گاڑیوں کی خریداری کے لیے قرضہ فراہم کریں، اس کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:

1– گاہک اپنی پسند کی گاڑی خریدتا ہے.

2– میں مالی کمپنی کی نیابت کرتے ہوئے فارم بھرنے میں اس کی مدد کرتا ہوں.

3– کمپنی اور گاہک کی جانب سے وکیل بن کر فارم مالی کمپنی کو ارسال کرتا ہوں.

4– جب کمپنی درخواست کو قبول کرلیتی ہے تو 75–90% میرے حقوق مجھے ارسال کرتی ہے، اور قرض جاری کرنے کی نظیر میں گاہک سے قسطوں کی شکل میں وصول کرتی ہے.

سوال یہ ہے کہ: کیا مالی کمپنی کے لین دین کرنے میں لوگوں کا تعاون اور مدد کرنا حلال ہے یا حرام؟ اور کیا اللہ تعالی کے ہاں میں گنہگار ہوں، کہ میں نے گاڑی خریدنے کے لیے سودی قرض کے حصول میں ان کی مدد کی ہے، باوجود اس کے میں کمپنی یا گاہک سے گاڑی کی قیمت میں سے 75–90% فیصد کے حصول کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں کرتا؟

میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے اس معاملہ کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں.

پسندیدہ جواب

شرعی طور پر یہ
طریقہ حرام ہے کیونکہ یہ تو خالص سود ہے. فرمان باری تعالی ہے:

{اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت حلال
کی ہے، اور سود کو حرام کیا ہے} البقرۃ (275).

یہ طریقہ کئی ایک اسباب کی بنا پر
حرام ہے :

اول :

جیسا کہ سوال میں ہے کہ مالی کمپنی
ایک سودی کمپنی ہے جو سودی لین دین کرتی ہے .

دوم :

آپ نے جو طریقہ ذکر کیا ہے –کہ مالی
کمپنی فروخت کنندہ کو قیمت ادا کرتی ہے ، اور اس کی بنا پر گاہک سے قسطوں کی شکل میں
زیادہ رقم وصول کرتی ہے –وہ فائدہ کے ساتھ قرض کے علاوہ کچھ نہیں ، گویا کہ مالی
کمپنی گاہک کو کچھ رقم قرض دیتی ہے (مثلا 10000 دس ہزار ڈالر) اور اس پر زیادہ کی
شرط لگاتی ہے (10% مثلا دس فیصد) تو گاہک مالی کمپنی کو قسطوں زیادہ ادا کرتا ہے
(تو اس طرح دس ہزار گیارہ ہزار ڈال بن جائے گا) اور یہ واضح طور پر ربا الفضل
یعنی زیادہ سود ہے ، جو کہ جائز نہیں اور بعینہ سود ہے ، اور یہی جاہلیت کا سود ہے جس
سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے .

فرمان باری تعالی ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا
نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے
لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں ، نہ تو
تم خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا }. البقرۃ (278–279).

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا :

{اور تم اس دن سے ڈر جاؤ جس میں تم
اللہ تعالی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ، پھر ہر جان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا
جو اس نے عمل کیا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا }. البقرۃ (281).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"خبردار جاہلیت کے سود میں سے ہر
قسم کا سود ختم کردیا گیا ہے، تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم
کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا"

ابوداود حدیث نمبر (2896) سنن ابن
ماجہ حدیث نمبر (3064).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اپنی
تفسیر میں کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے ہوئے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ادھار (قرض) میں زیادہ سود ہے، اگرچہ یہ
چارہ کی ایک مٹھی پر ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا
ہے : یا ایک دانے پر ہی ہو.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں :

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ قرض
دینے والے نے جب بھی قرض پر زیادہ کی شرط لگائی تو وہ حرام ہو گا.

سوم :

اور یہ بھی ہے کہ : مالی کمپنی اپنے
گاہکوں پر ادائیگی کی تاخیر میں بھی ایک اور زیادہ کی شرط لگاتی ہے، اور یہ بھی سود
میں شامل ہے.

اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کے دوسرے
اجلاس کے فیصلوں میں مندرجہ ذیل فیصلہ ہے :

قرض کی ادائیگی کا وقت آنے پر اگر
مقروض ادائیگی سے عاجز ہو تو اس صورت میں تاخیر کے بدلے میں مقروض پر ہر قسم کا

زیادہ یا فائدہ عائد کرنا، اوراسی طرح معاہدے کی ابتداء میں ہی قرض پر زیادہ یا
فائدہ عائد کرنا یہ دونوں صورتیں سود ہیں اور شرعا حرام ہیں.

چہارم :

فائدہ کے ساتھ قرض کا حکم اوراس سے
اللہ تعالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید قسم کی نہی معلوم ہوجانے کے
بعدہمارے لیے یہ جاننا باقی ہے کہ : سودپر تعاون کرنا—اگرچہ معاون مستفید نہ
بھی ہو—اور کسی بھی صورت میں لوگوں کے لیے سودی لین دین میں آسانی پیدا کرنا شرعی
طورپر حرام ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں
میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی وگناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک
دوسرے کا تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، بلاشبہ اللہ تعالی بہت
سخت سزا والا ہے}**.المائدة(2)

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ
.بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی، سود کھانے والے، اور سود کھلانے والے، اوراسے
لکھنے والے، اوراس کے دونوں گواہوں پر، اور حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر،
اور صدقہ روکنے والے پر، اور گودنے اور گدوانے والی پر"

صحیح مسلم حدیث نمبر(50) جامع
ترمذی حدیث نمبر(1038) ان کے علاوہ بھی کئی ایک نے روایت کیا ہے.

اوراسلامی فقہ اکیڈمی نے اپنے نویں
(9) اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارپاس کی :

سب مسلمانوں پر سود لینے اور دینے
اور سودی کاروبار اوراس میں کسی بھی صورت کے اندر تعاون ومدد کرنے سے رکنا اور

منع ہونا ضروری اورواجب ہے جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے، تاکہ ان پر اللہ تعالی کا عذاب نازل نہ ہواور وہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کریں.

اوریہ قرار بالاجماع پاس کی گئی.

لھذا اس بنا پر آپ کے لیے نہ تو
ابتدا سے ہی شرکت کرنی جائز ہے اور نہ ہی مالی کمپنی اور گاہک کے مابین اس سودی لین دین کو مکمل کرنے میں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ کوئی اور مباح اور حلال طریقہ تلاش کریں جو آپ کے حق کا ضامن ہو، اور جو کوئی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا, اور جو کوئی اللہ تعالی کے لیے کسی چيز کو ترک کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس بھی بہتر عطا فرماتا ہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی
بھلائی اور خیر کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.